سوال

(163) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ ہے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا ہے وہ جھوٹا ہے اور دلیل آیت :

لَاتُدرِکہُ الاَبصَار

یعنی اس کو آنکھیں دیکھ نہیں پاتیں۔''

پش کی ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنھم کا مسلک یہ ہے کہ ''رأیٰ محمد ربہ'' (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا) اور دلیل اس کی آیت (قاب قوسین اوادنی) ''دو کمان قدر بلکہ اس سے نزدیک تر ہو گیا) پش کی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت سے مراد جبریل علیہ السلام لیتے ہیں۔

جو لوگ جواز رویت کے قائل ہیں وہ آیت ''لاتدرکہ الابصار'' کا معنی ''ہوالاحاطة باشئی وہوقدرزائد علی الرویة'' کے کرتے ہیں ''شئے کا حاطہ جو رویت سے زائد چیز ہے) لیکن

''فجوانی واصحاب عوف بامرادمن غیرہ'' (فتح: جلد۳، مصر یصفحہ ۲۹۱)

آیت کی مراد سے زیادہ واقف ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دلیل عدم جواز رویت کے لیے قوی ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ مرفوع ہے اس میں یہ لفظ :

''فیقال لہ ہل رأیت اللہ فیقول ماینبغی لاحدان یراللہ)) (مشکوٰۃ: ص ۲۶)

''اس کو کہا جائے گا کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے پس کہے گا کسی کو لائق نہیں کہ خدا کو دیکھے۔''

بھی قول عائشہ رضی اللہ عنہا کی تقویت کرتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ آپ ان تمام ادلہ پر غور فرما کر اصلی حقیقت سے آگاہ فرمائیں؟ (عبداللہ لائل پوری)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں صحابہ کا اختلاف مشہور ہے ایک طرف حضرت عائشہ، حصرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھم وغیرہ ہیں دوسری طرف عبداللہ بن عباس وغیرہ ہیں، لیکن عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے : ''راہ بفوادہ ''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو اپنے دل سے دیکھا ہے ۔

دل کے دیکھنے سے بظاہر کشف مراد ہے اس صورت میں صحابہ میں اختلاف نہیں رہتا کیونکہ جو انکار کرتے ہیں وہ رویت بصری سے انکار کرتے ہیں اگر بالفرض اختلاف تسلیم کر لیا جائے تو اس کا فیصلہ مرفوع حدیث سے ہونا چاہیئے ۔

''فلما اختلف الصحابة وجب الرجوع الی المرفوع ''(فتح الباری : جزء ص ۴۸۶)

''جب صحابہ کا اختلاف ہو گیا تو مرفوع کی طرف رجوع واجب ہوا اور مرفوع حدیث سے عدم رویت ہی ثابت ہوئی ہے ۔''

ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا :

''نور عنی اواہ ''(مشکوۃ : باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ)

''نور ہے میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں ۔''

جو حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں ذکر کی ہے وہ بھی اس کو مؤید ہے پس ترجیح اسی کو ہے ، کہ دنیا میں خدا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا ۔ (عبداللہ امرتسری روپڑ انبالہ ۸ صفر ۱۳۵۹ مطابق ۷، ۱ مارچ ۱۹۴۷ء فتاویٰ روپڑی : جلد اول ، صفحہ ۲۰۴ ، ۲۰۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 360

محدث فتویٰ